خاطرے

فاروق خان مہائمی مصباحی

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر

۱

میں اکثر کسی کو آڈیو میسیج بھیج کر،
اپنی آواز خود سنتا ہوں،
تو مجھے بہت عجیب لگتا ہے،
ایک دومنٹ کی آڈیو بھی آج تک کبھی مکمل نہیں سنی،
وہیں پر میرے طلبہ، درس کے دوران؛
میرے دوست واحباب،
اور رشتے دار،
میرے بیوی بچے
مجھ سے گفتگو کرنے کے دوران؛
میری عوام،
خطاب کے دوران،
مجھے گھنٹوں سنتے ہیں،
مگر آج تک کسی نے کراہیت محسوس نہیں کی،
کسی نے یہ نہیں کہا کہ تمھاری آواز بہت بھدّی ہے،
تم خاموش ہی رہو تو اچھا ہے،
جب کہ اپنی آواز سنتے وقت،

میرے ذہن میں سب سے پہلے،

یہی خیال آتا ہے کہ میں چپ ہی رہوں، تو بہتر ہے۔

یہ چیزیں آپ کے ساتھ بھی ہوئی ہوں گی،

غور کرو!

یہ رب کی کتنی بڑی نعمت ہے،

جسے ہم ایک منٹ برداشت نہیں کر سکتے،

اُسے دوسرے گھنٹوں پر داشت کرتے ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

ایسا اس لیے ہے،

کہ بات کرتے وقت ہمیں اپنی اصلی آواز سنائی نہیں دیتی؛

لیکن آڈیو سنتے وقت اصلی آواز سنائی دیتی ہے۔

۲

اِسی طرح شاید آپ نے کبھی غور کیا ہو:

آپ نے اکثر عوامی بیت الخلاء کے باہر کھڑے لوگوں کو دیکھا ہوگا۔

جب کوئی اندر سے نکلتا ہے،

باہر والے منہ بگاڑتے ہیں،

منہ پر کپڑا یا رومال رکھ کر اندر جاتے ہیں،

یا جلدی جلدی دروازہ کھول-بند کرتے ہیں،

تاکہ اندر کی بدبو باہر چلی جائے۔

لیکن کیا آپ نے کبھی اِس پر غور کیا ہے؟

کہ وہی آدمی جب خود فراغت حاصل کر رہا ہو،

تو کئی کئی منٹ اطمینان سے وہاں بیٹھا رہتا ہے۔

وہ خود کے پھیلائے ہوئے تعفن سے گھن نہیں کھاتا،

بلکہ کچھ تو محظوظ بھی ہوتے ہیں۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اُس کے اندر یہ چیز رکھی ہی نہیں کہ

وہ اپنی گندی چیزوں سے گھن کرے۔

اور خدانخواستہ اگر رکھ دیتا،

تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ زندگی اُس کے لیے کتنی کٹھن ہو جاتی۔

یہ رب کا احسان نہیں تو اور کیا ہے؟

اور معمولی نہیں،

بہت بڑا احسان ہے،

بہت بڑی نعمت ہے۔

سوچنے والا ذہن ہو تو سوچے۔

۳

آپ نے اکثر دیکھا اور سنا ہوگا،

کسی پارٹی یا دعوت میں جاتے وقت،

اکثر عورتیں ہی تاخیر کرتی ہیں،

کیوں نہ کریں؟

پچاسوں کام جو اُنھیں کرنا ہوتا ہے،

کان کی بالی،

ناک کی نتھنی،

ہاتھوں کی بنگڑی،

ہونٹوں کی لالی،

آنکھوں کا کاجل،

ماتھے کی بندیاں،

پیروں کے پایل،

اور طرح طرح کے میک اپ،

وقت تو لگے گا ہی۔

بالی پہننے کے لیے کان میں

اور نتھنی پہننے کے لیے ناک میں،

سوراخ تک کرا لیتی ہیں،

دس دس کلو وزنی گھاگرے اور سرارے پہنتی ہیں،

لمبے لمبے ہیل والے سینڈلز پہن کر جو کھم اٹھاتی ہیں۔

ہاتھوں میں سو سو گرام کے کنگن،

پیروں میں دو دو سو گرام کی پایل،

اللہ خیر کرے!!!

غور کریں:

وہ ایسا کیوں کرتی ہیں؟

اِس لیے؛ تاکہ مردوں کو اچھی لگیں۔

اور وہ یہ سب چیزیں اکتاہٹ سے نہیں،

شوق سے کرتی ہیں،

اور مردوں کو اچھی بھی وہی عورتیں لگتی ہیں،

جو بناو سنگار کرتی ہیں۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

کہ صرف اس لیے کہ آپ عورتوں کو اچھے لگیں،

آپ اتنی مشقتیں برداشت کر سکتے ہیں؟

ناک-کان میں چھید کروا سکتے ہیں؟

دس دس کلو کے کپڑے پہن سکتے ہیں؟

سینڈل جیسی بلا میں پڑ سکتے ہیں،

آپ کر کے دیکھیں!

ہاتھوں کی بنگڑی آپ کو ہتھکڑی لگے گی۔

پیروں کی پایل آپ کو بیڑی لگے گی۔

آپ اپنی جان کو ہرگز اِن خطروں میں نہیں ڈالیں گے،

دوسری طرف آپ یہ سوچیں،

کہ عورتوں کو کیسے مرد پسند ہوتے ہیں۔

تمھیں عورتیں خود بتائیں گی،

کہ جو سادہ لباس اور سادہ مزاج ہو۔

کیا سمجھے:

عورتوں کو سادہ لباس اور سادہ مزاج مرد پسند ہیں،

اس لیے اللہ تعالیٰ نے مردوں کے اندر بناو سنگار کا شوق نہیں رکھا،

اور مردوں کو سجھی دھجی عورتیں پسند ہے،

اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان میں سجنے سنورنے کا شوق رکھا۔

کیا یہ دونوں کے لیے نعمت نہیں؟

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

۴

آپ ایک ایسے انسان سے روز ملتے ہیں:

جو خود تو اچھے اسکول میں نہیں پڑھا،

مگر تم کو پڑھاتا ہے۔

جو خود تو مہنگے مہنگے کپڑے نہیں پہنتا۔

مگر تم کو پہناتا ہے۔

جو خود تو دس بیس روپے بچانے کے لیے

میلوں پیدل چلتا ہے۔

مگر تم کو ٹیکسی سے لے جاتا اور لاتا ہے۔

تم نے راستوں پر اکثر دیکھا ہوگا۔

کتابیں تم پڑھتے ہو،

بستہ وہ لٹکائے ہوتا ہے۔

برسات میں چھاتا تمھارے اوپر کر کے،

خود آدھا بھیگ رہا ہوتا ہے؟

پاؤں تمھارے تھکتے ہیں،

گود میں وہ اٹھا لیتا ہے۔

گھر کے باہر رکھے ہوئے تمھاری مہنگی مہنگی چپل کے بغل میں،

بہنوں کی اونچی اونچی سینڈلز کے بغل میں،

ماں کی خوب صورت چپل کے بغل میں،

ایک گِھسی گِھسی سی،

ٹُٹی ٹُٹی سی چپل بھی تم نے دیکھی ہو گی۔

جو اگر نہ گِھستی،

تو آج تمھاری یہ زندگی، زندگی نہ ہوتی،

عیش و عشرت ختم ہو جاتی،

چین و سکون کھو جاتا،

نیند اڑ جاتی،

ہنستا کھیلتا چہرہ، مرجھا جاتا۔

ہری بھری دنیا وسیع ہونے کے باوجود،

سمٹ کر قید خانہ ہو جاتی،

گر وہ چپل گِھسی نہ ہوتی۔

ماں کی آواز سننے کے فوراً بعد کہ

"آج سبزی کم بنی ہے۔"

تم نے اُس کی یہ آواز بھی ضرور سنی ہو گی،

"ارے! آج پپو بھائی نے زبردستی ناشتہ کرا دیا،

بھوک کم لگی ہے، مجھے کھانا تھوڑا ہی دینا۔"

تم بھر پیٹ کھا کر سو گئے ہو گے:

مگر بھوک کی وجہ سے اُسے نیند نہ آئی ہو گی،

اور صبح اُٹھ کر وہ پھر کام پر چلا گیا ہو گا۔

تم ایسے انسان سے روز ملتے ہو۔

وہ تمھارا باپ ہے۔

رب کی بہت بڑی نعمت،

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

اپنے رب کی اِس بہت بڑی نعمت کی،

قدر کرو۔

مولا علی ریسرچ سینٹر کی دیگر کتابیں

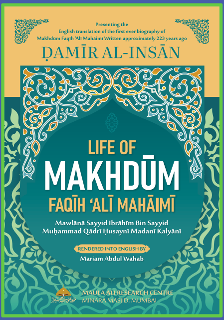

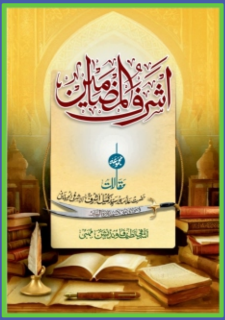

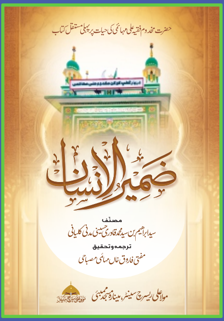

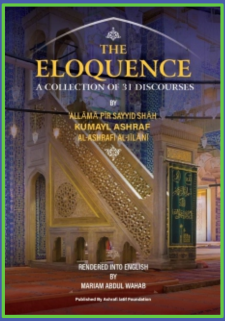

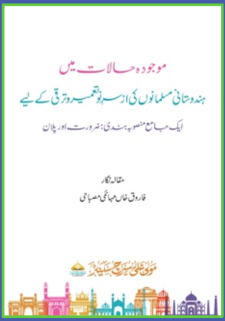

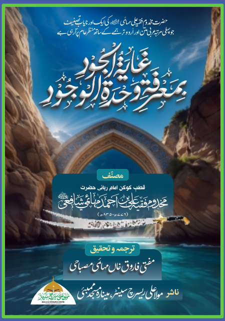

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر